براہ مہربانی خود ملاحظہ کرکے اپنے اور دوستوں کو دے دیں ۔

مجلس موسومہ انڈین نیشنل کانگرس کی نسبت ایک مسلمان کی التماس قوم کی متمیزین

مطبوعہ احمد شاہ پریس ہال بازار امرتسر

سنہ ۱۸۹۳ء

مجلس موسومہ انڈین نیشنل کانگرس کی نسبت
ایک مسلمان کی التماس قوم کی خدمت مین

قبل اسکے کہ مین کچھہ تحریر کرون پہلے چند ابیات حالی صاحب کے قصیدہ عبائیہ مین سے نقل کرتا ہون جس کا ورد ہر ایک مسلمان پر فرض ہے ٭

قصیدہ

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے — اُمت پہ تیری آ کے اک وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پردیس مین وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کا مدعو تھا کبھی قیصر و کسرا — خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزم جہان جس سے چراغان — اب اوس کی مجالس مین نہ بتی نہ دیا ہے

جو تفرقہ اقوام کے آیا تھا مٹانے — اوس دین مین خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

جس دین نے تھے غیرونکے دل آ کے ملائے — اوس دین مین خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

کر حق سے دعا اُمتِ مظلوم کے حق مین — خطرہ مین بہت جسکا جہاز آ کے پڑا ہے

اُمت مین تری نیک بھی ہین بد بھی ہین لیکن — دلدادہ ترا ایک سے ایک ان مین سوا ہے

ہر حیقلش ہر مخالف مین ترا نام ٭ — ہشیار جوانون کا ہے پیرون کا عصا ہے

دل چاہتا تھا کہ اور بھی کچھہ اس قصیدہ مبارک سے اخذ کرکے اوس سے اپنی اس تحریر کو اور زیب دون مگر بخیال طوالت انہین پر اکتفا کرتا ہون اور اپنی التماس شروع کرتا ہون - یہہ امر آپکو بخوبی معلوم ہے کہ چند سال گذرے کہ بنگال کے چند اشخاص نے ایک پولیٹکل مجلس قایم کی جسکا نام انڈین نیشنل کانگرس رکھا چنانچہ تب سے اس مجلس کے سالانہ جلسے مختلف مقامات پر ہر سال ہورہے ہین - سال حال ماہ دسمبر اس مجلس کا جلسہ پنجاب مین پہلی دفعہ بمقام لاہور ہوگا ٭

اگرچہ گذشتہ سالون مین مسلمانان ہند اکثر دفعہ کہہ چکے ہین کہ ہم اس کانگریس کے ساتھ شامل نہین ہین اور صاحبان کانگریس
اونکے جواب مین چند متعدد مسلمانون کو ادہر ادہر سے جمع کرکے اور اونکو کانگریس کی مجلسون مین بٹھلا کر کہتے ہین کہ مسلمان بھی
کانگریس کے ساتھ شامل ہین مگر ایک سال یہان پنجاب مین کانگریسیون نے کچھ اور ہی ڈھنگ نکالا ہے یعنی مسلمانون کو غایت درجہ
کا دہوکہ دینا شروع کیا ہے ہندوستان کے اور صوبون مین تو مسلمان بمقابلہ کم ہین اسلیے وہان اونکی طرف کانگریسیون کی توجہ
زیادہ نہین مگر پنجاب مین چونکہ مسلمان کثرت سے ہین اسلیے یہان اونہین بہروپ لانا پڑا چنانچہ اونہون نے ایک دو مسلمان کو
اس امر کے لیے مقرر کیا کہ وہ مسلمانون کو سمجہاتے ہین کہ کانگریس کے ساتھ شامل ہون۔ کانگریسیون کی اوس چالبازی نے مجھکو اسبات پر
آمادہ کیا کہ کانگریس کے اصلی اغراض جو کچھ ہین تحریر کرون اور جو کچھ نفع و نقصان کہ مسلمانونکو اسکی تجاویز سے اخیر نتیجہ ہوگا اوس سے
خاص و عام کو آگاہ کرون۔ میری اس تحریر سے ہرگز شخصی مخالفت کا منشا نہین ہے ابتدا سے انتہا تک کانگریس کے اصولونکی
ساتھ بحث ہے۔ اس مجلس کی اصلی غرض یہ ہے کہ تحریر اور تقریر کے زور سے ہم آہنگی ہندوستان کے واسطے گورنمنٹ انگریزی
سے آزادی کے وہ حقوق حاصل کرین جو اکثر ممالک کی رعایا کو حاصل ہین جسکا انجام یہ ہے کہ رعایائے ہند کو امور ریاست
سلطنت مین دخیل کیا جاوے۔ جب رعایا کو امور ریاست حکمرانی مین مداخلت حاصل ہوگی۔ تو گویا خود سلطنت ہی رعایا کی ہوگی۔
مثلاً انگلستان مین جسکی حکومت اسوقت ہندوستان مین ہے گو بادشاہ حکمران ہے مگر وہ برائے نام ہے اوسکے شاہی اختیار
مین صرف چند باتین ہین قانون وہ اپنی مرضی کے مطابق بنا نہین سکتا وزرا کو وہ اپنے پسند اور مرضی کے مطابق مقرر
کر نہین سکتا یہ سب امورات رعایا کے اختیار مین ہین رعایا جس طرح سے چاہے قانون بناوے بادشاہ کو اوسکی نسبت صرف
ہان یا نہین کہنیکا اختیار ہے وزرا کو چھوڑ کر اور ملازمان سلطنت کی تقرری مین کچھ بھی دخل نہین ہے حتے کہ وہ
اپنے اور اپنی اولاد کے گذارہ کی بابت بھی اپنی رعایا کا دست نگر ہے یہ سب اختیارات رعایائے انگلستان بذریعہ پارلیمنٹ رکہتے
ہین کیونکہ پارلیمنٹ کے ممبران کو لوگ خود اپنی مرضی کے مطابق چن کر مقرر کرلیتے ہین اور وہ ممبران پارلیمنٹ بمصداق
ع درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند * آنچہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم * جو کچھ جمہور خلقت مطابق عام رائے
باشندگان انگلستان دیکھتے ہین کرتے ہین۔

اسیطرح سے حامیان مجلس موسومہ نیشنل کانگریس چاہتے ہین کہ ہندوستان مین بھی اسی طرح کی حکمرانی کی بنیاد رکھی جاوے
تاکہ آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ کسی زمانہ مین انگلستان کی سی طرز حکومت من و عن ہندوستان مین قائم ہو جاوے سرِدست
ایسی بات کی خواہش کیجاتی ہے کہ وہ پہلے سے [illegible] جیسے کہ ہین اگر قانون و مالیہ اندراجات
ملکی اور فوج و ملازمان سول کے تقرر مین رعایا کے ایسی مداخلت ہو *

ت ہمکو دیکھنا چاہیے کہ آیا یہ سب باتین کیسی ہین تو کوئی عقلمند آدمی اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ ان سب امورات مین سے ہر ایک
بنفسہ نہایت عمدہ ہے اور خوشنما بحال رعایا اوس ملک کے کہ جسمین رعایا کو باوجود بادشاہ ہونیکے ان امورات مین مداخلت ہو ایسے ملک
مین رعایا اور بادشاہ ایک دوسرے کی زیادتی کے روکنے والے ہوتے ہین۔

اسلام نے جو خلفائے راشدین کے تحت مین ترقی کی تو اوسکا سبب صرف یہی طریقہ سلطنت کا تھا۔ یہان تو ہروقت بادشاہ یا جمہوری سلطنتون کے
ان پریزیڈنٹ بڑی بڑی تنخواہین حاصل کرتے ہین مگر ہمارے خلفائے راشدین نے جنہون نے اسلامی سلطنت کو قائم کیا اور ترقی دی انہون نے
اسکو آجکل کے یورپ کی سیاست سے جمہوری سلطنتون کی مطابق بلکہ اون سے بھی بدرجہا بہتر اصولون پر قائم کیا اور خود اپنے آپکو ایک ایسے
محتاج اور غریب مسلمان کی حالت سے بہتر حالت مین نہین رکھا اور نہین رہے ایک صاحب نے (یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اوسوقت اونکی حکومت کئی
ملکون پر تھی) باوجود امیر المومنین ہونیکے منبر پر چڑھ کر سامعین سے پوچھا کہ اگر مین کسی وقت کوئی حکم برخلاف حکم خدا و رسول کے صادر
کرون تو تم کیا کروگے تو فی الفور ان مین سے ایک شخص کھڑا ہوکر اور تلوار ہاتھ مین لیکر کہنے لگا کہ اس تلوار سے آپکا سر جدا کردونگا
انہون نے خدا کا شکر ادا کیا کہ خدا اور رسول خدا کے احکامات کو قائم رکھنے والے اشخاص موجود ہین۔ اسیطرح سے جبکہ بیت المقدس
کو مسلمانون نے گھیر لیا ہوا تھا اور وہان کے عیسائیون نے اس شرط پر اطاعت کرنی قبول کی کہ اگر امیر المومنین خود وہان آوین
تو اسکے چابیان پر ٹھہر کے دروازہ کھولینگے چنانچہ امیر المومنین تشریف لیگئے اونکی ہمراہ صرف ایک غلام تھا اور سامان سفر
جو ہوسکے ایک لکڑی کی پیالہ اور کچھ چھوہارے اور ستو کچھ ساتھ لیا۔ سواری کے لئے صرف ایک اونٹ تھا جسپر
امیر المومنین اور اونکا غلام باری باری سوار ہوتے تھے جسوقت خلیفہ سوار ہوتے تھے تو غلام اونٹ کی مہار پکڑ کر آگے
آگے پاپیادہ چلتا تھا اور جب غلام کی نوبت سوار ہونے کی آتی تھی تو وہ خلیفہ جنکی فوج بیت المقدس کے دروازہ
کے باہر اوسکی انتظار مین تھی کہ کب خلیفہ آوے اور ہم بیت المقدس کو فتح کرین وہ خلیفہ اپنی نوبت کے وقت اونٹ کی
مہار پکڑ کر اپنے غلام کے آگے آگے پاپیادہ چلتا تھا۔ جمہوری سلطنت اسکو کہتے ہین بادشاہ بھی ایسے ہونے چاہیئن
تبتا ہی ہی۔

ہم دیکھتے ہین کہ اسلام نے ملکداری کے معاملہ مین جو کچھ کہ ہمکو عملی سبق دیا ہے وہ ابتدا سے انتہا تک سلف گورنمنٹ کا
نمونہ ہے پھر ایسی حالت مین اگر مسلمانون کو کوئی شخص جگا دے اور کہے کہ اوٹھو مردو اور شرط باندھکر سونے والو جاگو
ہوشیار ہو ہم تمکو اوسی طریق پر چلانا چاہتے ہین جس طریق پر چلنے سے تم دنیا کے مالک تھے اور تمہاری قوم کا نام سنکر
روم کے قیصر اور فارس کے کسری کانپا اوٹھتے تھے تو کیا ہمین اوس شخص کا تہدل سے شکر گذار ہونا چاہیے کون
ایسا ہم میں ہوگا جو یہ کہیگا کہ نہین ہم اسی غلامی مین خوش ہین جسمین کہ ہم سر کے بل پڑے ہین۔ شعر سے

دن گذرے کہ اس مجلس موسومہ انڈین نیشنل کانگرس کے ایک واعظ نے جو مسلمان تھا بیان کیا کہ مسلمانوں کے قرآن اور حدیث سے مجلس شوریٰ کی فوائد معلوم ہو سکتے ہیں میں اسکی بابت مفصل حقیقت بیان کرتا ہوں —

اس بات سے کسی مسلمان کو انکار نہوگا کہ بعض اقوام نے چار پانچ سو برس سے نعمت سلف گورنمنٹ حاصل کی ہے اور بعضوں کی آنکھیں اب اسطرف کھلنے لگی ہیں مگر مسلمانوں نے بحیثیت قوم تیرہ سو برس آج سے پہلے اسکا لطف حاصل کیا ہے بلکہ اونکو ایسکے تئیں ایک ایسا سبق بھی حاصل ہوا ہے کہ وے اوس طریق کو ازراہی کے چھوڑنے اور اوسپر پورے عملدرآمد نکرنے کی وجہ سے تمام روئے زمین پر فی زمانا حالت موجودہ کے ادبار کے کنوئیں میں گرے ہیں ہیں جبکہ کانگریسی لوگ بھی ہمکو ہمارا ہی قرآن دکھلاتے ہیں اور ہم خود بھی اوسکو مانتے ہیں تو نتیجہ ضرور یہی نکالنا چاہیے کہ ہمکو بلا توقف وہی مجلس موسومہ انڈین نیشنل کانگرس کے شامل ہونا چاہیے اور اس تقریری و تحریری جنگ میں جسے قانون انگریزی نے جائز رکھا ہے نہایت سرگرمی سے والنٹیر بنکر کام کریں اور جسقدر ہو سکے اپنی بضاعت کے مطابق اس مہم کے اخراجات گولہ و بارود کے لیے روپیہ دیں مگر یہاں پر ہمکو ذرا ٹھہر جانا چاہیے اور غور وفکر سے کام لینا چاہیے اور اس تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھنا چاہیے ؞

اسلام نے تو اگر کوئی طریق گورنمنٹ تجویز کی ہے تو وہ سلف گورنمنٹ ہے یا یہ کہیے کہ ریپبلک ہے اور دینی اور دنیاوی آزادی مردوں کی تھی عورتوں کو بھی دیکے برابر ہے اور یہ بات اوسنے دنیا کے تمام قوانین سے بڑھکر کی . بدایتا ایسی حالتمیں غور وفکر کرنا فضول معلوم ہوتا ہے مگر بانیہمہ ہمکو دیکھنا چاہیے کہ آیا یہ گیری تمثال جو ہمارے سامنے آنکر ہمیں اپنی طرف بلا رہی ہے کہیں شیطان تو یہ بھیس بدلکر ہمارے پاس نہیں آیا ہے -

ایسا تصفیہ کیلئے ہمنے اب دو باتوں کو سوچنا ہے - امر اول یہ کہ آیا ہندوستان میں حالت موجودہ ایسی ہے کہ جسمیں کسی قسم کی سلف گورنمنٹ چل سکتی ہے - امر دوئم یہ کہ اگر بحالت موجودہ کسی قسم کی سلف گورنمنٹ ہندوستانیونکو دیجاوے تو اوسمیں مسلمانوں کی کیا حالت ہوگی - سو پہلے میں امر اول کی نسبت عرض کرتا ہوں -

چاہیے تھا کہ ہندوستان کا مقابلہ اون ممالک سے کیا جاوے جنمیں سلطنت جمہوری ہے اوسپر شاید کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ مجلس موسومہ انڈین نیشنل کانگریس کی یہ غرض کب ہے کہ ہندوستان میں سلطنت جمہوری ہوجاوے - چونکہ اس امر سے کسی کو انکار نہوگا کہ اس مجلس کی غرض ہندوستان میں حکومت مخلوط یعنے بادشاہ اور رعایا کی حکومت جاری ہونیکی پوری خواہش ہے جیسے کہ زمانہ حال میں خود ہمارے بادشاہ کے خاص اپنے گھر میں ہے اسلئے ضروری ہوا کہ ہندوستان کا مقابلہ انگلستان سے کیا جاوے انگلستان کی سلطنت اگرچہ شاہی سلطنت مشہور ہے مگر دراصل وہ زمانہ حال کے

جمہوری سلطنتوں سے بھی بدرجہا بہتر ہے جو فرق صریح انگلستان کی سلطنت اور اور جمہوری سلطنتوں میں ہے وہ یہ ہے
کہ انگلستان میں بادشاہ خاندانی ہے یا یہ کہیے کہ پریزیڈنٹ خاندانی ہے اور جمہوری سلطنتوں میں یہ عہدہ ملک کے چیدہ
آدمیونکو بذریعہ ووٹ کے دیا جاتا ہے اب ہم انگلستان اور ہندوستان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ انگلستان کے تمام باشندگان
ایک ہی مذہب ایک ہی ملت ایک ہی قوم کے ہیں اونکا کھانا پینا اوٹھنا بیٹھنا لباس عادت بولنا چالنا رسومات
خیالات مدعا یہ کہ ہمارے خیالات کے مطابق اس دنیا اور آنیوالی دنیا کیلئے جس جس امر کی ضرورت انسان کے واسطے ہے
وہ سارے انگلستان والونکی ایک ہی ہیں۔ اب ہندوستان کی طرف خیال کرو جتنے امور اوپر بیان کیے ہیں
یہاں سب علیحدہ علیحدہ ہیں یہاں کے رعایا کا فرقہ وار خدا الگ پیغمبر الگ زبان لباس رسومات
عادت خیالات سب کے سب الگ اور جدا الگ ہیں۔ یہ مقابلہ مختصر الفاظ میں بیان کیا مگر سوچنے والے کے سامنے
آسمان و زمین کا فرق ہے دنیا کے اون تمام ملکوں میں جہاں خواہ کم یا زیادہ سلف گورنمنٹ جاری ہے ضرور ہی اس امر کو
پاؤگے کہ وہاں کی رعایا کا ایک ہی مذہب اور ایک ہی طریق تمدن اور معاشرت کا ہے خود اگر اپنی ہی طرف دیکھو تو جب
اسلام میں سیلف گورنمنٹ جاری تھے تب اوسمیں کوئی دوسرا مذہب شامل نہیں تھا جسقدر ڈھونڈتا ہو ڈھونڈلو دریافت
کرنا ہے کرلو لیکن روئے زمین پر کوئی ایسا ملک نہ پاؤگے جسمیں مختلف اقوام بستے ہوں اور پھر اوسمیں سلف گورنمنٹ جاری
ہو یہ حالت زمانہ موجودہ کی ہے ایسا ہی تاریخ سے معلوم ہوگا کہ گذشتہ زمانہ میں بھی کبھی ایسا نہیں ہوا ہے اور کیوں
جانتے ہو ذرہ آیرلینڈ کی طرف دیکھو یہ تو ہر ایک امر میں انگریزوں کے ہم پلہ ہیں مگر شامت اعمال سے انکی اور انگلستان
والونکے مذہب میں کچھ فرق ہے دونوں ہر بات میں یکساں ہیں مگر اس خفیف فرق نے آیرلینڈ والونکو آج تک اس
سلف گورنمنٹ سے محروم رکھا باوجودیکہ آیرلینڈ والوں نے اس نعمت عظمیٰ کے حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا جانبین کی لڑائی
کی دہکتی ہوئی فساد کیا خون ہوئے مگر اون بیچارون کو اوس سیلف گورنمنٹ کی روشنی میں جو وہاں اسوقت ہے کچھ بھی
نصیب نہیں ہوا۔ اور زبردست انگریزوں نے اونکو اسوقت تک دبا کر رکھا ہوا ہے یہ صرف ایک خفیف سا فرق مذہب کا نتیجہ ہے
کیونکہ دونوں کا خدا ایک اور پیغمبر ایک اور رسم و عادات خیالات اور تمدن معاشرت ایک ہیں ہندوستان کا بادشاہ
عیسائی اور رعایا مسلمان عیسائی بت پرست آتش پرست برہمو آریہ سکھ وغیرہ وغیرہ ہیں ان مختلف اور ایک دوسرے
کی نقیض مذہبونکی اگر اور شاخیں چلی ہیں اگر اونکے نام یہاں درج کیے جاویں تو ایک دو صفحے اور بڑھ جاوینگے یہ تو
صرف ہندوستانیکے مذہبونکا حال ہے اگر ہم ان کے زبان پوشاک عادات رسوم اور خیالات کی طرف توجہ کریں تو وہاں
اس سے زیادہ اختلاف پائے جاتے ہیں۔ یہ اختلاف نہ صرف مختلف مذہب والونمیں ہیں بلکہ مختلف صوبجات

کے ایک ہی مذہب والے نہیں ہیں جیسے کہ ایک ہی صوبہ کے مختلف اضلاع کے ایک ہی مذہب والے نہیں ہیں پشاور ملتان
اور دہلی کے ہندوں کو اگر پاس پاس بٹھلاویں تو کوئی بھی یہ نہیں کہیگا کہ یہ ایک ہی صوبہ اور ایک ہی مذہب کے ہیں مختلف صوبوں
کے لوگ اگر اردو زبان نہ ہوتے تو سوائے ترجمان کے آپس میں بات نہ کر سکتے۔ زمانہ حال کے تعلیم یافتوں میں اگرچہ
بجائے اردو کے یہ کام انگریزی زبان دیتی ہے مگر ابھی تک عوام میں اردو ہی ایسی زبان ہے جو اونکا کام چلاتی
ہے بعض کہتے ہیں کہ ہندوستان پر صدہا سال تک ایسی مختلف اور اپنے دور دراز حصوں میں تقسیم تھا کہ لوگوں کی زبانیں
اور عادات اور طریق تمدن مختلف ہو گئے تھے آپس میں ملنا اور ملاقات کا کوئی وسیلہ نہ تھا اب زمانہ بدل گیا ریل
اور تار برقی نے ملک کی کایا پلٹ دی مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک وحدت ہو گیا ہے اور اس وجہ سے ہندوستان
کے کل اقوام کا نفع و نقصان ایک ہو گیا مگر ہمارا خیال کچھ اور ہے ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان کی اسقدر زمین ہے کہ
یورپ میں اتنی ہی زمین کے ٹکڑے پر روس چھوڑ کر قریبا پانچ چھ چھوٹی بڑی سلطنتیں واقع ہیں جنکی پوشاک
زبان مذہب لباس و دربار و بادشاہ علیحدہ علیحدہ ہیں اگر یورپ کی طرح ہندوستان کے مختلف حصے بڑے بڑے دریاؤں یا بڑے
بڑے پہاڑوں سے منقسم ہو گئے ہوتے تو ہندوستان کا ہندوستان نام ہوتا بلکہ صوبوں کے نام ہی سے مختلف ملک پکارے
جاتے۔ جیسا کہ آج سے کئی ہزار برس پہلے ہندوستان کی سرزمین مختلف ناموں سے مشہور تھی اور مختلف بادشاہ اونمیں حکمرانی کرتے تھے
ٹکڑے ٹکڑے ہر نئی زبان نئی پوشاک نئی شکل نئی صورت نئی رنگت نئے عادت کی راجہ اور مہاراجہ تھے ایک ایک مہاراجہ کے
ماتحت صدہا راجے تھے جنکی اگر ایک مہاراجہ سے بگڑتی تھی تو دوسرے مہاراجہ کے شامل ہو جاتے تھے۔ راتدن سب لوگ ایک
دوسرے کا گلا کاٹتے اور لوٹ مار پر مستعد رہتے تھے خیال کہ ہندوستان ایک ہے کبھی اونکے گمان میں بھی نہ آیا اگر کسیکو ہمیں
شک ہو تو ہمکو کسی سنسکرت کتاب سے یہ بات دکھلا دے کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے غلط ہے۔ یہ دنیا جو ملکہ ہمیشہ تغیر کی طرح مختلف
اوقات پر نیا تماشہ اور نیا رنگ روپ دکھلاتی رہی ہے اپنے وقت پر اوس پرانے تماشہ پر پردہ پڑ گیا بیچ میں پٹھانوں اور
مسلمانوں کا دور آیا چونکہ رفتہ رفتہ وہ سارے ملک پر قابض ہو گئے یا یہ کہئے کہ ہندوستان کی چاروں طرف چھا گئے تو ویسے ایسے
ایک ملک سمجھنے لگے اب سو برس سے ہندوستان مختلف اوقات پر تقریبا ایک ہی بادشاہ کے زیر حکومت ہے سو غور کرنیکا مقام ہے
کہ انہیں سو برس کی عمر نے ہندوستان کی اقوام کو کسی درجہ تک ایک کر دیا ہے ہمیں کچھ شک نہیں کہ ریل اور تار برقی نے زمانہ لوگوں کی
مخالفت ہٹا دی ہے تجارت کو ترقی دی مگر اس سے بڑا حصہ تعلیم یافتوں اور اوسی درجہ کے آدمیوں نے لیا مگر کروڑوں یعنی عوام الناس
میں اسکا اثر ایک ذرہ بھر بھی نہ ہوا۔ اور نہ ہو گا جب تک اونکے لباس اور طور معاشرت میں ہم دیکھتے ہیں کہ سرمو کا فرق بھی نہ آیا تو کیا
وجہ ہے کہ کہا جاوے کہ ہندوستان کے بسنے والے سب ایک ہیں مختلف مذاہب کے لوگوں کو باہمی اختلاط کا تذکرہ چھوڑ کر

ہم دیکھتے ہین کہ اگر ایک ہندو صاحب اپنی برادری مین کوئی دعوت دیتا ہے تو مدعو مین چونکی مین کہانے والے علیحدہ
ہین چونکے سے باہر کہانے والے علیحدہ گوشت خور الگ ویشنو الگ ایک فریق کا گذر اگر دوسرے فریق کے چونکے سے ہو جاوے
تو وہ کہانا اون سب پر حرام ہے یہ دن اختلافون کا ایک نمونہ خرد ہے جسکا ذکر مین پیشتر کر چکا ہون یہ تہا کہ عوام الناس جہان
ہزار برس پہلے تہے اب بہی وہین ہین مگر انگریزی تعلیم نے کچھہ اثر کیا اور بنگالی پنجابی مدراسی اور ہندوستانی وغیرہ دونون
نے باہم ملکر اور بوجہ اسکی کہ دونے تعلیم یافتہ ہین ایک دوسرے کو بہائی سمجھکر اور اپنی اپنی مادری بولی چہوڑکر انگریزی مین گفتگو
کی اور اپنی سلطنت مادری کی بابت لیکچر دئے بلکہ ایک ہی میز پر کہانا کہالیا تو اسکا اثر ہندوستان کے کروڑون پر کچھہ پڑ نہین سکتا
اور جو ہم نے تعلیم یافتون اور عوام الناس کو دو فریق کہکر اونکی نسبت ذکر کیا تو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا تعلیم یافتہ لوگ اب
اس درجہ کو پہنچ گئے ہین کہ اونمین قومی اور مذہبی دوئی کا خیال دور ہو گیا ہے اور ہندو اور مسلمان تعلیم یافتہ سب ایک ہو گئے ہین۔
مگر افسوس ہے کہ مجھکو امر مجبوری سے اس معاملہ مین بہی لکہنا پڑا ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے کہ مختلف اقوام اور مذاہب کی اخبار والی جو ہمارے
تعلیم یافتون کے نمونے ہین ہر روز اخبارات کی فضول دنگا مشتی مین پہنسے ہین ہندو یہ لکہتے لکہتے تنگ ہو گئے ہین کہ گورنمنٹ
مسلمانون سے رعایت کرتی ہے گورنمنٹ مسلمانون سے ہندون پر حملہ کراتی ہے مسلمان یہ لکہتے لکہتے تنگ آ گئے کہ گورنمنٹ مسلمانون کو
نوکری نہین دیتی مسلمانون کو ہندو دفترون مین گہسنے نہین دیتے جس ضلع یا تحصیل مین اتفاقیہ چار مسلمان افسر یکجا جمع ہو گئے
ہندو اخبار والے جہٹ واویلا مچاتے ہین کہ گورنمنٹ توجہ کرے فلانی جگہہ مسلمانون کا زور ہو گیا اسیطرح سے جہان اتفاقیہ چار
ہندو افسر جمع ہو گئے مسلمان چلانا شروع کرتے ہین۔ ایک معزز آدمی بلا تحقیقات جاکر سرکار مین خبر دیتا ہے کہ مسلمان لاہور کو
لوٹینگے سرکار فوج تیار رکہے مسلمان واویلا کرتے ہین کہ اوسنے یون ہی ایسی غلط خبر کیون دیدی دوسرا ایک معزز اخبار کہتا ہے
کہ ایکنے جب بابت سنی اگر لکہدی تو مضائقہ کیا واہ واہ کیسے فرشتہ آدمی اور کیسی بہولی باتین کون بیوقوف ہے جو یون کہہ سکتا ہے
کہ ہندوستان کے سب فرقون اور مذہبون مین اتفاق نہین ہے لاحول ولا قوۃ بالکل اتفاق اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ ہندو
مسلمان اخبار والے مختلف شہرونکی پولیس کمیشنون کی ہندو مسلمانی جمع و خرچ دیکہتے ہین لیکن اگر دس ایک مذہب کے اور آٹہ دوسرے مذہب کے
تو جہٹ واویلا اعلی عہدہ داران کی نسبت تو ایسی جہگڑے کہڑے ہو جاتے ہین۔ میری اس تحریر سے ہرگز اس وقت یہ غرض
نہین ہے کہ مین کسی خاص قوم اور فریق پر یہ الزام لگاؤن کہ وہ زیادتی کرتے ہین میری غرض اس سے یہ ہے کہ اوس اتفاق باہمی
کا اظہار کرون جسے ہمارے تعلیم یافتہ لوگ طوطی نقارہ بجا کر کہتے پہرتے ہین کہ ہندوستان ایک ہندوستان کی سب اقوام ایک
ان باتون سے اگر اور کچھہ ثابت نہین ہوتا تو یہی اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون مین اسقدر مغایرت ہو اونکا نفع و نقصان
ایک کیا نہین ہے اور وہ آپس مین ایک شخص نہین اور نہ ایک بننے کی امید کیسی نزدیک زمانہ مین لانے ہو سکتی ہے۔

ہم یہ بھی روزمرہ دیکھتے ہین کہ جو لوگ با تدین مسلمانونکی بحیثیت قوم شکایت کرتے رہتے ہین اور اونکو کسی قدر ذلت و
خواری دیتے ہین کوتاہی نہین کرتے اور کنایۃً اور اشارتاً گورنمنٹ کو اونسے بدظن کراتے رہتے ہین یہی یا
کہنے سے نہین جھجکتے کہ ہندو مسلمان سب بھائی ہین سب ایک ہین - اور جب کانگریس کی اعانت مین کوئی مجلس کرتے
ہین تو ڈھونڈکر کسی مسلمان ہی کو اوسکا چیرمین یا ممبر مجلس بناتے ہین وہ بیچارے سادہ لوح مسلمان یہ نہین جانتے
کہ آخر یا اس کی کیا وجہ ہے کہ ڈھونڈکر ایک مسلمان ہی کو ممبر مجلس بنایا جاتا ہے اگرچہ انہین بعض پڑھے ممبر مجلس ہوتے ہین
مگر عموماً لوگ یہی سمجھکر کہ یہ برادری کا معاملہ ہے سب کا ایک ہی نفع و نقصان ہے ممبر مجلس ہونا چاہئے وہ قبول
کرتے ہین کانگرسیونکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اخبارون مین مشتہر کرین کہ مسلمان ہمین شامل ہین ہمارے ممبر مجلسون کو
ضرور ہان مین ہان ملانی پڑتی ہے اور کانگرس کی تائید مین تقریرین کرنی پڑتی ہین اسطرف وہ منہ ابتک نہین کرتے
کہ آیا کانگرس والے انکو کوئی ہندو ممبر مجلس بنا نہین سکتا کانگرس کی جس جس مجلس مین کوئی مسلمان ممبر مجلس بنایا گیا
ہم دیکھتے ہین کہ اون سے بدرجہا لائق فائق اور تعلیم یافتہ ہندو بھی اوس مجلس مین شامل ہوتے پھر کیا وجہ ہے کہ ممبر مجلسی
انہین مسلمانان کی قسمت مین لکھی گئی ہے اور لطف یہ ہے کہ ان حضرات کو صرف ممبر مجلسی ہی نصیب ہے اسکا بدلہ اونکی خاطر
ابکی دفعہ چند مسلمانون ہی کو لوکل گورنمنٹون کی مجلس واضعان قوانین مین چن کر بھجوا دیتے اسکا مفصل تذکرہ آگے آویگا -
مگر اوس موقعہ پر تو مسلمان مسلمان ہین وہ کسطرح سے چنے جاوین اونکی طرف تو کثرت رائے نہین ہے اور یہ معاملہ کثرت
رائے سے فیصلہ ہوتا ہے کانگرس نے دلانے تو دلا دیا مگر گورنمنٹ سے حقوق حاصل کرلئے ہین چنانچہ صرف وہ انہین کی بدولت
مجلس واضعان قوانین مین ممبر دلنکا بذریعہ ووٹ داخل ہونا منظور ہوا اگر اب کوئی مسلمان چنا نہین گیا تو اوسمین
کانگرسیون کا کیا قصور ہے اونہون نے ایک حق دلانا تھا سو دلا دیا بس اب اون بیچارونکو کیا کہتے ہو - وہ تو بیچارے
ابتدا سے اپنی جان و مال کو ملک کی خاطر خرچ کرینگے اور گورنمنٹ سے اور حقوق بھی دلانیگے لیکن اگر کوئی مسلمان ممبر ایکبے
نہ چنا گیا یا آئندہ کبھی نہ چنا جاویگا - تو اسمین اونکا قصور کیا ہے یہ تو لوگون کے اختیار مین ہے جسکی طرف کثرت
رائے ہوگی وہی ممبر مقرر ہوگا - فاعتبروا یا اولی الابصار - ایسی حالت مین اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ بھائی
صاحب جو کچھ آپ کہتے ہین صحیح نہین ہے یہان کے جو معاملات روزمرہ ہم دیکھتے ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان
کی مختلف اقوام اور مذاہب ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ اور جدا ہین اور اگر گورنمنٹ انگریزی نہو تو صرف ایک
قوم دوسری قوم کو بلکہ ایک مذہب کی ایک شاخ دوسری شاخ کو اسطرح سے نیست و نابود کرین جسطرح جیسے جرمن اور فرانس
ایک دوسرے کو نیست و نابود کرنے کو تیار ہین تو اوس شخص کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ خودغرض ہے گورنمنٹ سے

یہ ہے کہ اگر ایسا ہوا تو اوسمین ہر بات کا فیصلہ کسطرح سے ہوا کریگا تو یہ سب پر روشن ہے کہ جہان کہین اور جس ملک مین سلف
گورنمنٹ ہے وہان فیصلہ ہر بات کا کثرت رائے پر ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ ہندوستان مین بھی کثرت رائے سے ہر امر
فیصل ہوا کریگا اسکی موٹی مثال یہ ہے کہ پانچ اشخاص نے کسی کاروبار مین شراکت کی اور دستور العمل کاروبار مین منجملہ اور
شرائط کے یہ بڑی شرط بھی مقرر ہوئی کہ ہر بات کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوا کرے گا یعنی پانچ مین سے تین کی جو
رائے ہوا کرے گی وہی کیا جایا کریگا۔ اتفاقیہ ان پانچ مین سے تین تو ایک خاندان کے ہین اور دو دوسرے خاندان
کے سوا گرچہ بظاہر اوس کاروبار کے مالک یہ پانچون آدمی ہین مگر دراصل جو دو ہین اونکی حیثیت محض ویسی ہی
ہے وہ اون دوسرے دو مین نہین ہے جہان اور جو کاروبار وہ چاہین کر سکتے ہین جس گماشتہ کو چاہین رکھ سکتے ہین
جسکو چاہین نکال سکتے ہین وہ دو شخص اگرچہ مالک ہین مگر کر کیا سکتے ہین کثرت رائے پر اونہین خاموش رہنا پڑیگا
اگر وہ شراکت توڑنی چاہین وہ ٹوٹ نہین سکتی کیونکہ میعاد شراکت پہلے روز اونہون نے بہت لمبی مقرر کی ہے
اوس سے پہلے شراکت نامہ توڑ نہین سکتے اور نہ اپنا زر سرمایہ دوکان سے علیحدہ کر سکتے ہین مجبور اونہین
دو باتون مین ایک قبول کرنی پڑے گی یا تو خاموش رہکر جو کچھ وہ تین شخص کرین اوسے قبول و منظور کرتے
جاوین یا خود اس کاروبار سے تعلق چھوڑ کر چلے جاوین اور سب روپیہ و کاروبار اونہین تین اشخاص کے
حوالہ کرین۔

ایسے جھگڑے ہم روزمرہ عدالتون مین ایسے اشخاص مین پڑے ہوئے دیکھتے ہین جو ایک ہی قوم اور فرقہ کے
ہون۔ یہی حال ہندوستان کے مختلف مذہب والون اور مختلف فرقون کی پولیٹیکل یعنی ملکداری شراکت کا ہوگا
جسکی میعاد کی کوئی حد مقرر نہین ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ ابدالدہر تک یہ شراکت قائم رہنی ہے۔ اس پولیٹیکل شراکت
کا تھوڑا سا نمونہ یہ ہے کہ اسی مجلس موسومہ انڈین نیشنل کانگریس نے اس بات پر زور دیا کہ کونسل ہائے واضعان
قوانین کو وسعت دیجاوے یعنے ممبران کو بجائے اسکے کہ گورنمنٹ مقرر کرے لوگ خود بذریعہ ووٹ چنا کرین
ہندوستان مین اسوقت کلکتہ بمبئی مدراس الہ آباد مین لوکل گورنمنٹونکی کونسل واضعان قوانین ہین انکے علاوہ گورنر
جنرل کی کونسل واضعان قوانین علیحدہ ہے جسکو سپریم لیجسلیٹو کونسل کہتے ہین۔ چنانچہ بہت واویلا کے بعد
پارلیمنٹ نے ایک نیا ایکٹ دربارہ کونسل ہائے واضعان قوانین ہند پاس کیا جسکی رو سے لوکل گورنمنٹون کی مجلس
واضعان قوانین کے ممبرونکے تقرر کی تجویز اس طریق سے ہوئی کہ جن صوبونمین یہ کونسلین ہین وہان کی
مختلف میونسپل کمیٹیان بحیثیت ایک یا دو اشخاص کا نام اور بعض جگہ چند میونسپل کمیٹیان ملکر ایک نام

گورنمنٹ کے پاس بھیجدین پھر گورنمنٹ اون اشخاص مین سے جسکو چاہے ممبر مقرر کرین - چنانچہ ایک سال اس نئے قانون
پر عملدرآمد ہوا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مسلمان بھی اس طریق سے نہ چنا گیا - البتہ گورنمنٹ نے خود بعض جگہ کسی
کسی مسلمان کو مقرر کیا مگر لوگون مین سے کسی نے اونکا نام نہین لیا - اگر لیا تو اونکی طرف کثرت رائے
نہ تھی اسواسطے اونکے نام گورنمنٹ کے پاس بھیجے بھی نہ گئے - اب ہم اون بعض اور فلان فلان مسلمانون سے جو ابھی
کانگریس مین شامل نہین ہوئے پوچھتے ہین کہ مسلمانون کو اس کانگریس سے کیا فایدہ ہوا - ہم پہلے بھی گورنمنٹ کی دست
نگر تھے اب بھی ویسے ہین - کانگریس کے خیالات کے مطابق یہ گورنمنٹ کی ایک قوم سے رعایت کرنی ہے اور
کسی طریق سے رعایت نہو یہ کانگریس اور تمام آزاد اخبار والے نہایت برخلاف ہین پس اس منطق کا نتیجہ یہ ہے
کہ گورنمنٹ کسی مسلمان کو کسی کونسل کا ممبر مقرر کرے کیونکہ مسلمانون کا نام کسی جگہہ سے گورنمنٹ کے پاس پہنچا نہین
گیا اسلیئے میری درخواست اون بعض مسلمان صاحبان کیخدمت مین یہ ہے کہ جبکہ اونہون نے یہ امر مان لیا ہے
کہ رعایت کسی سے نہونی چاہیے اور اب ہم دیکھتے ہین کہ گورنمنٹ نے صریح رعایت کی تو مناسب ہے کہ وہ صاحبان
ملکر گورنمنٹ مین میموریل بھیجدین کہ ان چند مسلمانون کو ممبری سے موقوف کردینا چاہیے کیونکہ ہم لوگون کو رعایت
منظور نہین ہے اسمین جسقدر جلدی کرینگے ہندوستان کے تمام مسلمانان اوسیقدر اونکے مرہون منت ہونگے
پہلے تو مسلمانون مین سے کبھی کسی کا ممبر چنا جانا خواہ وہ قانونی ہو یا کسی قسم کی کبھی چنے نہ جایا کرینگے جو اصل مطلب اس کی تہ کو نہین پہنچے ہین شاید اونکا خیال ہوگا
کہ مردم شماری کے حساب سے اگر دو غیر اقوام ممبر بنینگے تو کم از کم ایک مسلمان بھی ضرور چنے جایا کرینگے
لیکن ذرہ غور کرنے سے یہ خیال خام اونکا دور ہوجاویگا کیونکہ ممبر ہر جگہہ پر کثرت رائے سے چنے جایا کرینگے اور
ہر ایک جگہہ سے ایک دو سے زیادہ نہین پس جنکی طرف زیادہ ووٹ ہوا کرینگے وہی ایک دو مقرر ہوا کرینگے ناممکن ہے
کہ کسی مسلمان کی طرف کثرت رائے ہو اور اوسکا نام فہرست مین پہلا دوسرا یا تیسرا نکلے - اگر یہ فرض کیا جاوے کہ
غیر اقوام ووٹ دینے کے وقت مسلمانون سے رعایت کیا کرینگے اور اونکو از راہ مہربانی چن لیا کرینگے تو بھی جس
جس مجلس مین وے جاوینگے وہان جب وے پانچ مین ایک ہونگے تو اونکی بات کیا وقعت رکھیگی سو اون صاحبونکی رائے بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے
جو یہ کہتے ہین کہ کانگریس مین شامل ہونے سے مسلمانونکو کچھہ فایدہ نہین ہے بلکہ نقصان ہے کیونکہ جس بات کی بنیاد
کانگریس نے ڈالی ہے اور جسکا مفصل تذکرہ مین پیشتر کر آیا ہون اسمین کوئی طریق ایسا نظر نہین آتا کہ مسلمانون کو اوس
سے فایدہ پہنچے بلکہ نقصان پہنچیگا - پس یہی وقت ہے کہ مسلمان بحیثیت قوم اس کانگریس سے علیحدہ ہو جاوین
یہ وقت پھر ہاتھہ نہین آئیگا - اور اگر ایک دفعہ بھی اس پولیٹیکل شراکت مین داخل ہوگئے اور پھر اگر اوس سے

کسی وقت علیحدہ ہونا چاہیں تو وے ہرگز نہین ہو سکینگے اور ہاتھ ملتے رہجاوینگے بعض اشخاص یہ بھی کہتے ہین
کہ مسلمانون نے اپنی بیوقوفی سے تعلیم حاصل نہین کی۔ اور اسوجہ سے وہ بحیثیت قوم ایک کم لیاقت قوم ہے اونکے
لیے دیگر اقوام ہند کو ملک کی حکمرانی مین شامل ہونیسے محروم رکہنا چاہتے ہو اور اقوام لایق ہین اونکو ملک کی حکومت
مین اختیار دیا جانا چاہیے مسلمان خود تعلیم کے دوڑ مین پیچہے رہگئے ہین اب اپنی قسمت پر رو رہے ہین یہ باتین غیر اقوام روزمرہ
کہتی ہین اونکے کہنے پر کسی مسلمان کو کیا شکایت ہو سکتی ہے مگر اب اس زمانے مین بعض نام کے مسلمان بھی کہنے لگے ہین
کہ ہان مسلمانان ہند اکثر امورات مین اور اقوام سے پیچہے رہگئے ہین مگر اسکی وجہ ظاہر ہے صدہا سال تک یہان
حکمران رہے اوس حکمرانی کے مزہ مین حکمرانی سے ہاتھ دہو کر بہی اوسی گہمنڈ مین رہے اور زمانہ کو نہ پہچانا کہ اب
کیا کرنا چاہیے اسی پر روتے بیٹہے کہ ہمین کیا ہوا اگر فی الحقیقت آج ہم مسلمانونکا چندان قصور نہین کیونکہ جو حالت
اونپر گذری دنیا مین جس قوم کے ساتھ گذریگی اوسکا یہی حال ہوگا مسلمان قدرتاً انگریزون سے دور رہے اور
اور اقوام قدرتاً اونکے ساتھ چمٹنے لگی سرکار نے بہی بسبب اسکے کہ یہ اونسے پہلے حکمران تھے اونکی طرف چندان رخ نہ
کیا اور پہر یہ مسلمان انکو بہی طرز حکومت سے ناواقف رہے اونہون نے انگریزون کو بہی مثل ایشیا کے اور بادشاہونکے
تصور کیا ان باتون سے مسلمان اور اقوام سے ترقی کے دوڑ مین پیچہے رہگئے ان امورات کا ذکر مختصر کیا اگر مفصل
لکہا جاے تو وہ بہی علیحدہ ایک کتاب بن سکتی ہے۔ یہ بات مانی گئی کہ مسلمان پیچہے رہگئے ہین کیا اب مسلمانون کو ڈوب
مرنا چاہیے اور اپنے آپ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہیے ہماری خوش قسمتی سے ہمکو ایسے بزرگ بہی ملے ہین جو ہمکو ان
پیچیدگیون سے بچاتے ہین کہ مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ دوڑو دوڑو خبردار رہو سست ہو اور خدا کا شکر ہے کہ مسلمان بہی اب کچہہ کچہہ چلنے
لگے اور ترقی کی دوڑ مین چلنے لگے مگر بدقسمتی سے ایسے بزرگ (ان حضرات کو بہی لفظ بزرگ ہی سے مخاطب کرنا چاہیے)
بہی پیدا ہو گئے جو اب مسلمانون کو کہتے نہین تہکتے کہ مسلمانو تم بیوقوف ہو تم دوڑ مین پیچہے رہگئے اب اپنی
بیوقوفی کا ثمرہ اوٹہاؤ مگر اورونکے واسطے راستہ کیون بند کرتے ہو اب جو تم کہین پہنچ نہین سکتے کیون اس طرح
اورونکے واسطے حایل ہوتے ہو نہین کرتے تاکہ اگر تم رہگئے ہو وہ تو بڑہین ہمارے ہادیونکے ان دو فریق مین سے اب ہمین
خود خیال کرنا چاہیے کہ ہادی کون ہے اور گمراہ کرنے والا کون۔

ہم روزمرہ دیکہتے ہین کہ دنیاوی کاروبار مین مسلم ہے ہم قوم ہم ذات بلکہ حقیقی بہائی جب ہم پیشہ ہوتے ہین
تو اونمین کس قدر رشک ہوتا ہے ہر کوئی نہین چاہتا کہ اوسکے اور ہم پیشہ بڑہین اور وہ پیچہے رہجاوے جس طرح سے دنیا کے
تمام لوگ اپنے اپنے فایدہ کے واسطے کوشش کرتے ہین اور دوسرے کے فایدہ کا بالکل خیال تک نہین لاتے۔

بلکہ اگر دو شخص آپسمین ایک معاملہ کرتے ہین اکثر اونمین سے ایک کو فایدہ ہوتا ہے اور وہ زر فایدہ دوسرے
شخص سے نکلتا ہی ہے یعنے اوسکو نقصان پہونچتا ہے ایک شخص کو نقصان پہونچنے کے بغیر دوسرے کو کبھی فایدہ نہین ہوتا اگر
کسی کی نقصان نہو تو کسیکو فایدہ بہی نہین پہونچ سکتا تو ہم دیکھتے ہین کہ جس کو فایدہ ہوتا ہے وہ کبھی ریاست کا خیال
بہی نہین کرتا کہ آیا روپیہ کس شخص کے کیسہ سے نکل کر اوسکو ملا ہے یہی معاملہ ایک قوم سے دوسری قوم کے ساتھ
اور ایک ملک سے دوسرے ملک کے ساتھ ہوتا ہے - اب رہی یہ بات کہ آیا یہ طریق اچھا ہے یا برا ہے مین اسمین
کچھہ نہین کہتا لیکن جو کچھہ کہ ہم روزمرہ دیکھتے ہین کہ اعلی سے ادنی آدمی تک اور اعلے سے ادنی قوم تک ایکمین نفسی نفسی
رانڈن پڑی ہوئی ہے ملکداریون مین تو اس سے بدرجہا زیادہ نفسی نفسی ہوتی ہے اور اونمین اسکی اشد ضرورت
رہتی ہے جو ملک یا قوم ریاست کا خیال نہ کرینگے وہ دوسرے روز تباہ ہوجاوینگے سنہ ۱۸۷۰ع مین فرانس اور جرمن
مین لڑائی ہوئی اوسوقت جرمن کا بہاری دوست روس تھا - فرانس کو آزادی کا بڑا بہاری ادعا ہے وہان سلطنت جمہوری ہے
روس آزادی کا دشمن ہے وہان بادشاہ اور رعایا کے ساتھ ایسی بات پر جنگ ہوتا ہے اب بتلاؤ کہ فرانس اور روس مین کیا
ملاپ ہو سکتا تھا مگر فرانس نے باینہمہ آزادی خودغرضی سے کام لیا اور روس کے ساتھ گانٹھا اور اسوقت ان دو سیاہ و سفید
اصول والے ملکون اور قومون مین وہ اتفاق ہے جسکا ٹھکانا نہین ہے - اسیطرح سے جب فرانس نے برہما مین کچھہ سازباز
کرنا شروع کیا ابہی وہان اوسکا قدم نہ جما ہوا تھا کہ انگریزون نے برہما کو صفحہ ہستی سے اوڑا دیا اور بیچارا فرانس دیکھتا
ہی رہگیا اگر انگریزون مین بہی ایسے شخص ہوتے جیسے کہ ہم مین ہین اور رانڈن کہتے رہتے ہین کہ مسلمان ترقی مین
پیچھے رہگئے ہین اونکو خاموش رکہکر اپنی بیوقوفیون کا نتیجہ اوٹھانے چاہئے تو وہ بہی یہ کہتے کہ آؤ ہم فرانس کے اس
فایدہ کو کیون روکین فرانس کو برہما پر تسلط کرلینے دو وہ کیا ہندوستان پر حملہ کرے گا - سب سے بڑے آزاد ملک
امریکا نے اپنی قوم کے فایدہ کیواسطے غیر ممالک کی اشیا پر محصول درآمد فیصدی ساٹھہ روپیہ لگا رکھا ہے اسمین
انگلستان کی ساختہ اشیا بہی شامل ہین کچھہ خیال نہین کرتے کہ انگلستان امریکا کا جد امجد ہے امریکا کے سب لوگ
انگلستان کے نطفہ سے پیدا ہوئے ہین پہر بہی خودغرضی کا یہ حال ہے انگریزون سے ملک کو لیکر خود مالک بنجانا پرانی
بات ہوگئی ہے مگر مین اونکی آجکل کے رویہ کا تذکرہ کرتا ہون - خود ہمارے حکمران قوم یعنے انگلستانیونکی طرف
دیکھو ایسے جلیل القدر اور آزاد وزیر اعظم مسٹر گلیڈسٹون کی عہد حکومت اور لارڈ رپن جیسے گورنر جنرل کے عہد
مین ہندوستان سے انگریزی بزازی پر محصول اوٹھا دیا گیا پرمٹ تو معاف ہوا ہیولی سپل کمیٹی کو بہی روکا گیا کہ وے
بہی بزازی پر چونگی کا محصول نہ لگاوین انگلستان مین اسوقت تک ہندوستان کے چاندی کے برتنون پر محصول درآمد

وصول کرتے ہین یہ اسواسطے کہ وہان کے دستکارون کو نقصان نہ پہونچے پس جیسا کہ ہم دیکھتے ہین کہ دنیا کے کسی
موقعہ پر کوئی شخص یا قوم خواہ اعلےٰ خواہ ادنیٰ آزادی یا لبرل خیالات کے مطابق اپنا اور دوسرون کا
فایدہ ایک نہین سمجھتے بلکہ جدا جدا ہیں تعجب آتا ہے کہ یہان کے مسلمانونسے یہ آرزو کیون کی جاتی ہے ہم اسبات کو نقارہ
بجا کر کہتے ہین کہ ہماری ہرگز یہ خواہش نہین ہے کہ مسلمانون اور دیگر اقوام ہند مین عناد اور فساد ہے یا ایسے ایک
دوسرے کے دشمن بنے رہین جنکی یہ خواہش ہے وہ اپنی قوم کے بھی دشمن ہین اور دوسرونکے ہوتے ہین
کچھہ شک نہین جو لوگ دنیا مین کاروبار کرتے اور لین دین رکھتے ہین مقدمات کرتے ہین اپنے دوسرونکے فوائد کو
جدا جدا سمجھتے ہین وہ بھی تو صلح و آشتی سے یکجا رہتے ہین غرضکہ ہم دریغ مین ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہین
اوسیطرح سے ہم چاہتے ہین کہ مسلمان اور اقوام سے باہمی میل جول سے جیسا کہ انسانون کو چاہیئے ہین
لیکن پولیٹیکل یا ملکداری کے امورات مین اپنے فایدہ کی پوری محافظت کرین ہمکو سخت افسوس اون ہندؤن اور
اون مسلمانون پر کرنا چاہیئے جو اس قسم کی باتین کرتے ہین جس سے شہر و نمین فساد ہوتے ہین جسمین سوائے
بے عزتی اور نقصان جان مال فریقین کے اور کچھہ نتیجہ نہین نکلتا دیکھو پچھلے بمبئی اور اور جگہون کے فسادون سے
کیا فایدہ ہوا صرف بمبئی مین سرکار کو چھہ ہزار فوج امن کے قایم کرنے کے لئے رکھنی پڑی اور باوجود اسکے
بھی ادہر ادہر گلیون کوچون مین کشت و خون جاری رہے اگر خدانخواستہ یہ ہوتا کسی وقت کچھہ زیادہ پھیل گئی
تو سرکار کی موجودہ فوج اوسکے فرو کرنے کے واسطے ایسی مناسبت رکھتی ہے جیسا کہ آٹے مین نمک سو برس سے
زیادہ گذرے کہ اب ہم سب کے ساتھہ یکسان ہوکر یہان رہتے ہین کبھی کوئی فساد نہین ہوا ہندوستان کی تمام اقوام
مین سے کوئی قوم خواہ تعداد مین زیادہ ہو یا کم اب ایک دوسرے سے علیحدہ نہین ہوسکتی اگر فرض کرو کہ ایک
قوم بڑی اعلےٰ درجہ کی ہے اور دوسری نہایت ذلیل و خوار تو بھی وہ ایک دوسرے سے بے پرواہی نہین کرسکتے
پس اے ہندوستان کے مختلف اقوام کے صاحبو ایسے کام کرو جس سے جھگڑے مٹ جاوین نہ کہ زیادہ ہوجاوین
گورنمنٹ سے ملازمتین انگریزون کم کراؤ اخراجات ملک گھٹواؤ عمدہ اور بے رورعایت قانون بنواؤ اس امر کا بیڑا اٹھاؤ
جس سے ایک قوم کو دوسری قوم سے ترجیح حاصل ہو اور وہ ترجیح بھی ملکداری کے معاملات مین اور اگر تمکو یہی پسند ہے تو
بھی تم کیون اون اقوام کو دہوکہ دیتے ہو جنکو اس سے صریح نقصان انجام مین ہوگا کہ آؤ بھائی تم بھی اسمین شامل
ہوجاؤ اور زمانہ کو کیون دہوکہ دیتے ہو کہ اس کانگرس مین سب اقوام ہند شامل ہین جبکہ ایک قوم نالایق ہے تو
پھر کیا ضرورت ہے کہ اوس نالایق کو بھی اسمین گھسیٹا جاوے کیا بغیر اوسکے تمہارا کام چل نہین سکتا ہے

نالائقوں کو ساتھ لینے سے تمہارا سب کام بگڑ جاویگا۔
اس مجلس کا نام انڈین نیشنل کانگریس کہا گیا ہے جسکے معنے ہندوستان کی قومی مجلس ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا
کہ باوجودیکہ مسلمان اس سے علیحدہ ہیں پھر بھی اونکا نام اسمیں شامل کیا جاتا اگر کچھ نہیں تو پھر کیوں اسکا نام تمہاری طفیل اب مختلف
اقوام میں جھگڑے پڑنے لگے جنگ شروع ہو گئے یاد رکھو کہ ان تمام بیگناہ خونوں کا بوجھ تمہارے سر پڑیگا
ابتدائے آفرینش سے روئے زمین پر کسی قوم کو کسی دوسری قوم پر سوائے زور شمشیر اقتدار حاصل نہیں ہوا۔
انگریزوں نے اگر ہندوستان لیا تو وہ نہیں ٹھیرا ہے کیونکہ آجتک لاکھوں انگریزوں نے اپنی عزیز اور بیش بہا
جانیں اس گوہر نایاب کے حاصل کرنے میں ضائع کیں لاکھوں عورتوں کو بیوہ کرکے چھوڑ گئے لاکھوں بچوں
کو یتیم چھوڑ کر گئے اور پھر ہندوستان کو حاصل کیا۔ دنیا کے تمام ملک فتحمندوں نے شمشیر کے زور سے حاصل کئے اور
شمشیر کے زور سے اوسپر قبضہ رکھا جیسا کہ اسوقت ہندوستان پر ہے اگر ایک روز اس تلوار کا زور گھٹ جاوے
نہ یہ امن رہے اور نہ یہ سلطنت ہمارے بعض قلم کے شیر اس بات پر قہقہہ مارتے ہیں میری رائے میں وہ لوگ غلط
کہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان کو تلوار سے نہیں لیا اور تلوار کے زور سے اوسپر قابض نہیں
ہیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان کو تلوار سے لیا البتہ تلوار کو عقل کے ہاتھ میں دیا
اوس تلوار پر ہزار لعنت ہو جو عقل کی رہنمائی پر نہیں چلتی۔ ان اشخاص کی رائے کے مطابق انگریزوں کا
ہندوستان بزور شمشیر لینا تب تصور ہوتا جبکہ وے بجبر داخل ہوتے اس ملک کے جو شہر یا قصبہ اونکے سامنے
آتا وہاں کے لوگوں کو تہ تیغ بے دریغ کرتے مگر انگریز ان شیر قالینوں کی طرح بیوقوف تھے اون بہادروں اور شیر
دلوں نے جب دیکھا کہ ہندوستان مختلف اقوام سے بھرا ہے اور سلطنت اسلامیہ خود بھی بخاک مل رہی ہے تو
ایک قوم کے سپاہیوں کی امداد سے دوسری قوم کو زیر کرنا شروع کیا اگر ملک میں قومیت کا خیال ہوتا اور
خصوصاً ہمارے آجکل کے اخبار نویس جو بیٹھے بیٹھے زمین و آسمان کے قلابے اپنی میز کرسی پر بیٹھے کر ملاتے
ہیں اوسوقت موجود ہوتے تو شاید انگریزوں کی یہ پالیسی نہ چلتی مگر خیر وہ چل پڑے اور وہ آج ہندوستان
کے قبول شدہ اور بزور شمشیر لینے والے مالک بیٹھے ہیں ہندوستان میں سلطنت انگریزی ایک ایسی سلطنت ہے
جسکی نظیر دنیا میں خود وہی ہے ہمکو اسکا مقابلہ اون ملکوں سے کرنا چاہیئے جہاں کہ غیر قوم کی حکومت ہے اور یورپ کے کسی ملک
سے اسکا مقابلہ کرنا بے انصافی ہے وہاں پر سب بادشاہ خود رعایا کی ہمقوم ہیں اسکے اصول ایسے ہیں کہ اگر
اسکی تعریف میں دفتر لکھے جاویں تو کم ہیں اگر ہم اسکی نکتہ چینی یورپ میں خیال سے یا یہ کہ اون سلطنتوں کے

اصولوں کے خیال سے کرین جنمین بادشاہ اور رعایا ہم قوم ہین تو بیشک اسمین کچھ نقص نکلینگے مگر مین
پہلے کہہ آیا ہون کہ انکا مقابلہ ان سلطنتون سے ہرگز نہین ہونا چاہئیے جن گورنمنٹ کو ایک ہزار ایک قسم
ملت اور ایک ہزار ایک خیال والے رعایا پر ایک ہی ہاتھ سے حکومت کرنی پڑتی ہے اسکی تکلیف وہی
بیان سکتی ہین اور مشکل اس طریق سے چلانا ایک بڑا امر ہے موجودہ گورنمنٹ انگریزی کا سب سے پہلا اور
عمدہ اصول ہندوستان مین مذہبی آزادی کا ہے کسی بات کسی مذہب کے ساتھ انکا کچھ تعلق نہین ہے گرجا
مسجد اور مندر کی دیواریں اگر شق ہو جاوین تو ہو جاوین اپنے اپنے موقعہ پر سب کو آشتی سکھا دین اور انصاف دینا
اگر ایک دوسرے سے کچھ بیشتر ہوں [illegible] مذہبی آزادی اسوقت ایسی پائی جاتی ہے [illegible] سوا انگریزوں کے
ملک کے اور کسی مین نہین ہے تھوڑے دن گذرے کہ اسی مذہبی تکرار پر فرانس اور اٹلی مین جنگ کے خیالات
اوٹھ رہے تھے۔ قانون انگریزی سب اقوام کے واسطے یکسان ہے اگر انگریز اپنی ہم قومون کی کسی وقت طرفداری
کر جاتے ہین تو کیا وہ فرشتہ ہین انسے یہ امید نہین ہو سکتی اقتضاء بشریت مین رہتے ہین ان دو بڑے عمدہ
اصولون کے ساتھ گورنمنٹ کا یہ بھی ایک بڑا بھاری اصول ہے کہ سب اقوام کو یکسان اور برابر سمجھتے ہین انہین
امورات سے آجتک سلطنت انگریزی یہان قایم ہے ایک ذرہ گورنمنٹ اس پالیسی کو چھوڑ دے اور دیکھو کیا ہوتا
وہ دن ہندوستان سے برٹش گورنمنٹ کے زوال کا دن ہوگی جبکہ وہ ایک قوم کو بوجہ اسکے کہ وہ بھاری قوم ہے اور
اقوام پر ترجیح دیگی - یا ایک قوم کو بوجہ اسکے کہ وہ تھوڑی قوم ہے اور اقوام سے مغلوب ہو دیگی۔

اگر کسی ملک مین کوئی قبول شدہ گورنمنٹ موجود نہو اور مختلف اقوام لڑ مر کر ان مین سے ایک قوم دوسری اقوام کو
زیر کرے اور اپنا اقتدار حاصل کرے تو وہ کوئی نئی بات نہوگی کیونکہ دنیا کی رفتار یہی ہے مگر جہان کہ ایک زبردست
سلطنت قایم ہے جیسے کہ ہندوستان مین اسوقت ہے وہان پر اگر بیٹھے بٹھائے کسی قوم کو دوسری قوم پر ترجیح دیجاوے
تو یہ انوکھی بات ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم گورنمنٹ کو خبردار کرین کہ ایسا قانون وہ ہرگز نہ بناوے جس سے اسکی
رعایا مین سے کوئی گروہ ناراض ہو جاوے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینی اور اونکو یہ کہنا کہ تم اگر اس دوسرے
کی ترجیح کو قبول نکروگے تو تمہین سزا ہوگی یہ انصاف نہین بلکہ محض ظلم ہے۔

مسلمانون پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ وہ انگریزون کی خوشامد کرتے ہین [illegible] مین پہلے یہ سوال ہے
کہ کون ہے جو انگریزون کی خوشامد نہین کرتا ہم تو دیکھتے ہین [illegible] آزادی [illegible] ہندو [illegible] انگریزون کی
خوشامد کرتے ہوئے دیکھتے ہین [illegible] ایک کا جوتی [illegible] سامنے رکھتا ہے دوسرے

کا صرف سلام کرنا خوشامد ہے تو اپنی پیشہ ور کے مطابق سب انگریزون کی خوشامد کرتے ہین اگر ہندوستانی ہمین سے
پچاس آدمی اس خواہش کے ہوتے تو اونکی اور بات تھی مگر یہ کہنا کہ مسلمان صرف انگریزونکی خوشامد کے لیے کانگرس سے
اختلاف کرتے ہین مسلمانونکی عقل پر پتھر لگانا ہے عقل پر پتھر لگانا کیا عجیب بات ہے، ہمارے مخالف اگر ہمین گالیان بھی دین
تو بھی کچھ افسوس نہین ہے۔ انگریز اگر مخالفت کرتے ہین تو اونکا قصور کیا ہے انکے باپ دادون نے اپنی جانین
تلف کین اور خون بہائے اور پھر آج موجودہ انگریز بہتر اوڑا رہے ہین اگر لے اس خیال سے کانگرس سے اختلاف کرتے ہین
کہ کہین وہ اقتدار جو انہون نے بہزار خواری حاصل کیا ہے یا تو ہمین اونکے ہاتھ سے نہ چلا جاوے تو کیا وہ قابل الزام ٹھہر
سکتے ہین ہرگز نہین اگر اونمین کچھ بھی عقل باقی رہی ہے تو آگے سے بھی زیادہ اب کانگرس کے ساتھ اختلاف کرینگے
اگر ہیوم صاحب جیسے (جنکو کانگرس کا باپ کہا جاتا ہے) سارے باشندہ انگلستان کے ہوتے تو آج ہی بتیا ہے
انگریزونکی خوراک ہی سوکھی ہوئی مچھلی ہوتی اور پوشاک ہی گیدڑونکی کھالین مگر وہ ایسے نہین تھے اونہون نے
کسی ملکونکو فتح کر کے اپنے چھوٹے جزیرے کو ایک عظیم الشان سلطنت بنایا اور اگر اب بھی سارے ہیوم صاحب جیسے ہو جائین
تو عنقریب پھر وہین پہونچینگی بہرحال ہمین انگریزونکے نفع و نقصان سے کیا تعلق یہان تو نفسی نفسی پڑی ہوئی ہے جیسے تو
اپنا فرض دیکھا ہے سو مجھے یقین کامل ہے کہ اس تحریر سے مسلمانون پر اس اونکی قومی مجلس (انڈین نیشنل کانگرس)
کا سارا حال معلوم ہو جاویگا اب وہ اپنی مرضی کر او سکے مخالف ہین یا معاون مین نہین چاہتا کہ صرف میرے رائے کی
پیروی کیجاوے مجھے سوائے اسکے کہ مین بھی ایک مسلمان ہون اور کسی بات کا دعوی نہین ہے البتہ اپنی رائے کو
مشتہر کرنا فرض سمجھتا ہون جو بذریعہ ان چند اوراق کے کرتا ہون۔

سو تمام پنجاب کے مسلمانون پر فرض ہے کہ وہ ہر ایک شہر مین مجلسین مقرر کر کے کانگرس کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرین
کہ آیا وہ اسکو اپنی قومی مجلس سمجھتے ہین یا نہین جو کچھ فیصلہ کرین اوسے بذریعہ اخبارات مشتہر کرین اور اگر وے خود
نکرین تو مجھے مفصل حالات ذیل کے پتہ سے مطلع فرما دین مین بے کم و کاست اخبارات مین درج کرا دونگا وما علینا
الا البلاغ - طبل و علم ہے پاس نہ اپنے نہ ملک و مال ہے ہمسے خلاف ہو کے کریگا زمانہ کیا۔

الراقم

خادم المسلمین شیخ غلام صادق مقام امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۸۹۳ء

نوٹ۔ اگر کسی صاحب کو اب بھی یہ خیال ہو کہ مسلمانون کو کانگرس کی شمولیت سے فایدہ ہوگا تو مین اس بارے مین آمادہ و تیار ہون کہ
وہ میرے ساتھ بحث کرین اگر کوئی صاحب سیاسیات کا یقین دلا دین کہ مسلمانون کو شمولیت سے ذرا بھی نقصان نہین پہونچیگا۔ بلکہ فایدہ تو مین
بھی بسر و چشم کانگرس کے ساتھ شامل ہونگا۔